© rasailojaraid.com

علاوہ دوسرے مذاہب جو رائج نہیں ہو سکے۔ ان سب کا بیان ہے۔ تیسرا باب اسلامی قانون کے ماخذ یا اصولِ شرعیہ پر ہے۔ چوتھے باب میں ان اصول پر بحث ہے جن کی وجہ سے احکام میں تبدیلی ہو سکتی ہے اور حکومت کو براہِ راست قانون سازی کا حق حاصل ہوتا ہے۔ اسی سلسلہ میں شرعِ اسلامی اور رومی قانون کے باہمی تعلق پر گفتگو ہو گئی ہے۔ پانچویں باب میں قواعد کلیہ مثلاً معلومات عامہ۔ ضرورت اور حاجت کا حکم۔ کاموں میں نیت۔ گواہوں کے عام قاعدے۔ اقرار، قسم اور زبانی گواہی وغیرہ کا ذکر ہے۔ اس کے بعد کتاب کے عربی اور غیر عربی ماخذ کی ایک طویل فہرست ہے۔ تشریعِ اسلامی پر اس سے پہلے بھی کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ تحقیق و نظر کے اعتبار سے یہ کتاب سب سے بہتر ہے۔ زیرِ تبصرہ کتاب اسی کا اردو ترجمہ ہے جو شگفتہ اور سلیس و رواں ہے۔ علما طلبا اور عام ارباب ذوق کو اس کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیے۔

کابل میں سات سال | از مولانا عبید اللہ سندھی تقطیع خورد ضخامت ۱۱۲ صفحات کتابت و طباعت بہتر قیمت ایک روپیہ چار آنے۔ پتہ:۔ سندھ ساگر اکادمی لاہور۔

مولانا عبید اللہ سندھی اپنے استاد شیخ الہند کے حکم سے ہندوستان کی آزادی کے لئے کوشش کے سلسلہ میں ۱۵ء میں کابل گئے تھے اور سات برس وہاں مقیم رہے تھے۔ یہ کتاب خود مولانا کے قلم کی لکھی ہوئی اس مدت کی ایک مختصر روئداد ہے۔ خاص تحریک کے سلسلہ میں مولانا کی کابل کے عمائد و اراکینِ سلطنت سے کیا کیا باتیں ہوئیں کیا کیا پلان اور منصوبے بنے؟ ان چیزوں کو تو مولانا مصلحۃً تفصیل سے نہیں بیان کر سکے ہیں۔ تاہم اس اہم تحریک کے مختلف پہلوؤں کا ذکر اس طرح آ گیا ہے کہ ان سے اس تحریک کے بانی اور اس کے کارکنوں کی عملی اور اخلاقی عظمت کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ انگریزوں کی وسیع اور نہایت دقیق سیاست ، ایران۔ ٹرکی اور افغانستان کی حکومتوں کی بے بسی اور زبوں حالی انقلاب پسند ہندو لیڈروں تک کی فرقہ وارانہ ذہنیت اور مولانا سندھی کے ذریعے اس کی اصلاح۔ حضرت شیخ الہند کی تحریک کی وسعت گہرائی اور اس تحریک کے خاص خاص کارکن افراد ان تمام چیزوں سے واقفیت ہو جاتی ہے جو بصیرت افروز بھی ہے اور حیرت آفریں بھی! روئداد کے آخر میں مولانا کی خود نوشت سوانحعمری بھی شامل کر دی گئی ہے اور شروع میں فکرِ سندھی کے مشہور شارح محمد سرور صاحب کے قلم سے ایک مقدمہ بھی ہے جس میں انہوں نے مولانا کی اس تاریخی یادداشت کا خلاصہ دل نشین انداز میں نقل کر دیا ہے۔ یہ روئداد جد و جہد آزادی کی تاریخ کا ایک بہت اہم اور ضروری باب ہے۔ اس لئے اس تاریخ کے ہر طالب کو

© rasailojaraid.com